زبان میری ہے بات اُن کی

ساغر اقبالی

☆ فوجی ہوں، بھاگنے والا نہیں۔ (پرویز مشرف)
اور ایک عرصے سے بھاگا ہوا ہے۔

☆ رحمٰن ملک کی بطور ایڈیشنل ڈی جی ایف آئی اے برطرفی، ریٹائرمنٹ میں تبدیل۔ (ایک خبر)
۱۹۹۶ء میں، اختیارات کے ناجائز استعمال پر برطرف کیا گیا تھا۔ زرداری نے بحال کر دیا۔ (ایک خبر)
بلا تبصرہ!

☆ ایم پی اے شائلہ رانا کو کریڈٹ کارڈ چوری کیس سے بری کر دیا گیا۔ (ایک خبر)
کیمرے نے تصاویر بناتے ہوئے بد دیانتی کی ہو گی۔

☆ پرویز مشرف، نواز شریف اور یوسف رضا گیلانی میں کوئی فرق نہیں۔ (ڈاکٹر مبشر حسن)
ایں خانہ ہمہ آفتاب است!

☆ ۱۹۷۳ء کے آئین میں ترامیم پر قوم مبارکباد کی مستحق ہے۔ (جاوید ہاشمی)
بجلی، سوئی گیس، آٹا، دال سستے ہو جائیں گے۔

☆ جعلی ڈگری۔ نغمہ مشتاق نے پنجاب اسمبلی کی رکنیت سے استعفیٰ دے دیا۔ ایک ماہ میں جعلی ڈگری کی بنیاد پر ۳/ ارکان اسمبلی مستعفی۔ (ایک خبر)
آگے آگے دیکھیے ہوتا ہے کیا؟

☆ یکم اپریل سے تمام سکول انگلش میڈیم۔ طلباء، اساتذہ آپس میں انگریزی بولیں گے۔ (ایک خبر)

آئی ایم نے اِیٹ کیتے دو چار گنّے   فارمر نے پچھیا وائی آر یو پٹّے؟
آئی ایم نے عرض کیتا او مائی ڈیئر کسان!   دو چار گنّے پٹّے، وَٹ اِز یور نقصان؟

☆ پانی چوری میں چند ''بڑے'' لوگ ملوث ہیں۔ (راجہ ریاض)
ناطقہ سر بگریباں ہے اسے کیا کہیے!

☆ سوئس مقدمات کا فیصلہ ہو چکا، اب کسی کو مروڑ نہیں اٹھنے چاہئیں۔ (قمر الزماں کائرہ)
ملاحظہ ہو! وزیر اطلاعات و نشریات کے الفاظ کا دائرہ!

☆ وزیر اعظم کی تقریر میں وزراء سوتے رہے۔ (ایک خبر)
وزیر اعظم کی خطابت نے سحر طاری کر دیا ہو گا۔

حُسنِ انتقاد

تبصرہ کے لیے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے

تبصرہ: جاوید اختر بھٹی

● ابنِ آدم کی مسیحائی (افسانے)　افسانہ نگار: جمشید اقبال

صفحات: ۱۲۷　قیمت ۲۰۰ روپے　ناشر: پیس پبلی کیشنز، بہاول پور

زیرِ نظر کتاب جمشید اقبال کے بارہ افسانوں کا مجموعہ ہے اور فہرست میں ہر افسانے پر مختلف شاعروں کے اشعار دیے گئے ہیں اور دلچسپ بات یہ ہے کہ کتاب میں نقشِ اوّل کے طور پر دو خط دیے گئے ہیں۔ یہ دونوں خط ڈاکٹر وزیر آغا کے نام لکھے گئے ہیں۔ ایک ۱۰ مارچ ۱۹۹۳ء کی اور دوسرے پر جنوری ۲۰۱۰ء کی تاریخ درج ہے لیکن یہ دونوں خط آغا صاحب کو پوسٹ نہیں کیے گئے۔ یہ خطوط ان کے جذبات کی بھرپور عکاسی کرتے ہیں۔ اب یہ خطوط بذریعہ کتاب پوسٹ کر دیے گئے۔ (اسے رجسٹر ڈاک بھی کہا جا سکتا ہے)

جمشید اقبال نے معاشرتی ناانصافیوں کے خلاف لکھا ہے۔ وہ ایسے طبقے کی نمائندگی کرتے ہیں جنھیں کبھی آسودگی نصیب نہیں ہوئی اور وہ نسل در نسل زندگی کے عذاب سے گزر رہے ہیں۔ ان کے بارے میں ڈاکٹر شاہد حسن رضوی نے لکھا ہے:

> ’’اظہارِ ذات کی کرب ناکیوں سے عصری حسیّت تک کا منظرنامہ تلخ، پُر پیچ اور طویل ہوتا ہے۔ جمشید اقبال نے اس منظرنامے کو نئی ادبی جہتوں اور روایتوں کا امین بنا دیا ہے۔ یہ الگ بات کہ انھوں نے صدیوں کی طوالت اور کہولت سے یہ ادبی سفر محض چند برسوں میں طے کیا ہے۔‘‘

میری دعا ہے کہ جمشید اقبال ترقی کریں، وہ ضرور ترقی کریں گے کہ وہ احسان فراموشی نہیں کرتے۔ اس کا اندازہ انتساب کی عبارت سے کیا جا سکتا ہے۔

> ’’ان دوستوں کے نام:
>
> اول: محلّہ قاضیاں، فاروقی کی وہ فرشتہ صفت بہن، جس نے مجھے کتابیں خریدنے کے لیے پیسے دیے۔
>
> دوم: میرا وہ کزن، جس نے مجھے انٹرمیڈیٹ کا امتحان دینے کے لیے فیس کے دو سو روپے دیے۔‘‘

جمشید اقبال ریاکاری سے پاک افسانہ نگار ہے۔ ایسے افسانہ نگار دنیا کے دکھ کو اپنا دکھ محسوس کرتے ہیں۔ ان کی حساس طبیعت کو زندگی کے بہت سے عذاب برداشت کرنے ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ آسانی سے زندگی بسر نہیں کرتے۔ وہ اپنے اندر ایک تبدیلی کو خواہش رکھتے ہیں، یہی وہ خواہش انھیں افسانہ نگار بنا دیتی ہے۔